47834 ـ حد كے بغير توبہ كى قبوليت

سوال

ميرا ايك سوال ہے جو مجھے پريشان كيے ہوئے ہے، اور ميں اس كے متعلق سوچتا رہتا ہوں:
جب كوئى شادى شدہ يا غير شادى شدہ شخص فحش كام اور كبيرہ گناہ چورى اور غيبت اور سود وغيرہ كا مرتكب ہو، اور بہت عرصہ اس كا مرتكب رہا ہو، پھر اس نے اللہ تعالى كو جان ليا اور خالص اللہ كى رضا كى ليے سچى توبہ كر لى، اور جن لوگوں كى غيبت كى تھى ان سے معافى بھى طلب كى، اور چورى كا مال واپس كر ديا، اور سود كے مال سے بھى خلاصى اور چھٹكارا حاصل كر ليا، اور زنا و شراب نوشى، اور نمازوں ميں كوتاہى جيسے كام اس كے اور اللہ كے مابين تھے ان سے بھى توبہ كر لى، اور دوبارہ ان كا ارتكاب نہ كيا، ليكن اس شخص كو حد نہ لگے تو كيا اللہ تعالى اس كى توبہ قبول كر ليےگا ؟
اور كيا اس كى ادا كردہ عبادت قبول ہو گى، چاہے گناہ كتنے بھى زيادہ ہوں، يا اللہ تعالى اس كى توبہ قبول نہيں كريگا، اور اس كى عبادت رد كر ديگا ؟
اور كيا اللہ تعالى اسے عذاب قبر سے نجات دے ديگا، اور آگ ميں داخل نہيں كريگا ؟
اور اسے اللہ تعالى كو راضى كرنے اور عذاب سے بچنے كے ليے كونسے عمل كرنا ہونگے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ميرے بھائى آپ كے علم ميں ہونا چاہيے كہ كسى بھى مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ اس نے جس گناہ سے توبہ كر لى ہو اسے عظيم اور بڑا سمجھے؛ كيونكہ اللہ تعالى كى رحمت اور اس كى معافى و مغفرت اس كے گناہوں سے بھى بڑھ كر ہے.

اور جن گناہوں كا تعلق كسى شخص اور آدمى سے ہو، اس كا حق واپس كرنا واجب ہے، اور جن گناہوں كا تعلق اللہ اور بندے كے مابين ہے تو اس سے صرف توبہ و استغفار، اور اس كام پر ندامت كا اظہار، اور آئندہ ان گناہوں كى طرف نہ پلٹنے كا عزم كرنا ضرورى ہے.

توبہ كى شرط ميں شامل نہيں كہ توبہ كرنے والے كو حد لگائى جائے تو اللہ تعالى كى جانب سے اس كے گناہوں كى پردہ پوشى، اور سچى اور پكى توبہ كرنا حد لگوانے كے ليے گناہوں كے اعتراف كرنے سے بہتر ہے.

اور اس شخص نے اپنى توبہ بہتر طريقہ سے كى ہے، اور حقداروں كو ان كے حقوق بھى واپس كر ديے ہيں، چنانچہ

جس کی توبہ قبول ہو چکی ہو شیطان آکر اس کی توبہ کو خراب نہ کرے.

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی توبہ کرنے والے کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی توبہ کر لے اور نیك و صالح اعمال کرے تو اس نے اللہ کی طرف توبہ کر لی ہے الفرقان (68 - 71).

اور جو حدود حکمران تك پہنچ جائیں ان کا جاری کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن جو نہ پہنچے تو افضل یہی ہے کہ اس سے توبہ کر لی جائے اور اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دیا جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" جب شرعی حاکم کے پاس کسی حد کا معاملہ پہنچ جائے، اور کافی دلائل کے ساتھ وہ ثابت بھی ہو جائے تو اس حد کو لگانا واجب ہے، اور بالاجماع وہ حد توبہ سے ساقط نہیں ہو گی، غامدی قبیلہ کی عورت توبہ کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مطالبہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا تھا:

" یقینا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اہل مدینہ وہ توبہ کریں تو انہیں کافی ہو جائے "

اور اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرعی حد لگائی، لیکن حکمران کے علاوہ کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں.

لیکن جب سزا حکمران کے پاس نہ پہنچی ہو: تو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالی نے جس کو پردہ میں رکھا ہے اسے پردہ میں رہنے دے، اور وہ اللہ تعالی کے سامنے سچی اور پکی توبہ کرے، امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا "

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (22 / 15).

زنا سے توبہ قبول ہونے میں شك کرنے اور حد لگوانے کی رغبت رکھنے والے شخص کے رد میں کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" جب انسان اپنے پروردگار کے سامنے پکی اور سچی خالص توبہ کر لیتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کریگا، بلکہ وہ اس کے عوض میں اسے نیکیاں عطا فرمائیگا، جو کہ اللہ تعالی کے جود و کرم میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (68 ـ 70).

اور توبہ کی شروط میں گناہ کو فوری طور پر چھوڑ دینا، اور جو ہو چکا ہے اس پر ندامت کا اظہار کرنا، اور آئندہ اس کام کو نہ کرنے کا عزم کرنا شامل ہے، اور اگر اس کا تعلق کسی آدمی کے حقوق سے ہو تو پھر اس شخص سے معافی طلب کرنا بھی توبہ کی شروط میں شامل ہوتا ہے.

عورتوں کی بیعت کے متعلق عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جس نے بھی اپنا عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور جس نے اس میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر لیا اور اسے سزا مل گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا، اور جس نے اس میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالی نے اس کی پردہ پوشی کیے رکھی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے بخش دے "

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی توبہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے توبہ پر ابھارا بھی ہے، اور ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا، امید ہے وہ توبہ کرتا تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرما لیتا "

اور امام مالك رحمہ اللہ نے موطا میں زید بن اسلم سے روایت کی ہے اس میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمايا:

" لوگو! تمہارے ليے ايك وقت آئيگا كہ تم اللہ تعالى كى حدود سے رك جاؤ، جو شخص بھى ان غلط كاموں كا ارتكاب كرے تو اسے چاہيے كہ وہ اللہ تعالى كى پردہ پوشى كو پردہ ميں ہى رہنے دے، كيونكہ جو بھى ہمارے سامنے اپنا پہلو ظاہر كريگا، ہم اس پر اللہ تعالى كى كتاب جارى كرينگے "

اس ليے آپ كو سچى اور پكى توبہ كرنى چاہيے، اور آپ نماز باجماعت كى پابندى كريں، اور نيكى كے كام كثرت سے كيا كريں "

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (22 / 44).

مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (624) اور (23485) اور (20983) اور (728) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .